

۵۱۷
دو بول خوش آسکے ارمان بخت
سر کھدیے تے قہر شاہ پہ بابے
دولون نے لایا بیستے تمہارا کارے
کے بوسہ لیا اور بوسے غلہ درج کے

۵۱۸
کے ہر مہرے پیار و موری تہنہ کھیا رو
کیون چپ پوسے کبار تو کھو کھو کجا رو
لو مہون مناتا تا مہرے علم میں آتا رو
اوتن پہ غلہ اردن کی بولشکل سنوارو

۵۱۹
کیا تیرے علم کی عظمت میں کون بخت
اٹھ کر وہ نقطے تہنہ شکل کمال
بچو کہو دیکھو علم میں جو شخص سال
تہنہ ناخلفوں سے نصیحت و مجال

۵۲۰
مہرے کی مہرے ہا کون پہ مہرے گئے دولون
اس بوسہ تہنہ رہتا رہتا مہرے گئے دولون

۵۲۱
لو دادا کا منصب لویہ نانا کا ختم لو
رہتے تھے علم کے لپیو مہرے علم لو
اس فرج پر ہے سایہ اللہ دیکھ لو

۵۲۲
تھا وہ علم ویا الف اول احد
یاد تہنہ شہادت تہنہ شہید کا مقام
تھا غرور غازیوں کا کراہی تہنہ مود
مہرے بولوں کے جسم تہنہ خواہش لگا

۵۲۳
آواز ہی تہنہ کتاب مہرے کواٹھا رو
مہرے بولوں کو وادی مہرے لارو
ضیقت کیا اللہ کے دریا میں جان جاو
لاسنوں سے صدی لکھتے ہیں نہ او

۵۲۴
اس زور سے سلوات میں تہنہ کواٹھا رو
غلاموں میں کیم کیم پان این بڑو کل
ہر تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ
میں آج تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ

۵۲۵
بیجاں تھے وہ پیاسے کہ بانی ملا نہ تھا
تھا وہ پھر ہر اسہنہ ویا شامیا نہ تھا

۵۲۶
اس پیار کی مردوں میں دیری نہیں ہوتی
بالو مہرے پیر سے سیری نہیں ہوتی

۵۲۷
مہرے سیر فاطمہ ہر ماہ ہے کافی
تھا وہ تو نکلت علی اللہ ہو کافی

۵۲۸
تھا وہ پھر ہر اسہنہ ویا شامیا نہ تھا
تھا وہ پھر ہر اسہنہ ویا شامیا نہ تھا

۵۲۹
لاسنوں سے لکھتے کہ تہنہ غلہ مہرے
اور تہنہ زور داروں میں تہنہ تہنہ
آزادہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ
آزادہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ

۵۳۰
عباس کو بوسہ بی بی تہنہ علم کیم
بوسہ ملک کیم سایہ تہنہ تہنہ تہنہ
ابن ختم کو تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ
سب تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ

۵۳۱
تھا وہ پھر ہر اسہنہ ویا شامیا نہ تھا
تھا وہ پھر ہر اسہنہ ویا شامیا نہ تھا

۵۳۲
تابت ہر مہرے سر پہ تو احسان بختارا
ماسوں سے نہ لکھا کوئی ارمان بختارا

۵۳۳
ہر تہنہ علم کی جگہ مشرقین پر
سایہ ہر تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ تہنہ

۵۳۴
فالم رہے یہ ہاتھ کہ جگلو پسند ہے
اس ہاتھ کے سبب سے ہر مہرے ملن رہے

| | | |
|--|--|--|
| <p>۷۵ منتظر دست خفیف بسیار میں سما حضرت نے جبکہ باختر نبی کے ذرا سو پانچ سو لے خنزیر کو بر ملا جبکہ اصہدین کی جو خنزیر کی بھی قضا</p> | <p>۷۴ ہر آج تیری قدر بھی نہ کر آ کر اس باختر میں تو جو ذرا ہو گلا تلو پر بھانگ آ کر آج جو ہم بھی نہ کر آ کر ہر دن وہ کر آ کر اہل حرم کو نہ کر آ کر</p> | <p>۷۳ ہر ایک کے رکھنے کے باختر میں کچھ اور مل نذرا ما مہر کے جلا صاحب نشان آئی صلب سے فرق ہوئی اور سو جوان دو نذرین کے جا و حضور شہزادان</p> |
| <p>بھر بھی میں سر بلند رہا کائنات میں سو نیا ہی نے جگہ بیدار اللہ کے ہات میں</p> | <p>شہر فرج ہو گا جو خیر کی دہار سے ٹھیکگی پہنچی ہوئی نہ ہزار سے</p> | <p>ہر دوں خنزیر سے لے کیا اور جری نہیں سقائی اہلیت کی با با نے دی نہیں</p> |
| <p>۷۶ آج اپنے شہر میں کوئی نہیں بڑا خاکرب فنا بن بقا ہو فقط ار ابن علی کی جان کو اللہ کی پناہ و بیکر گلا کر یہ مرگ گلا رشاہ</p> | <p>۷۵ بافت تو سے سا تھا یا خیر یا نارا ہر جہاں میں تخت امیر ہر جہاں دل سے کہا جری نہ تاسف کی اور جا و ہر تار کہ بیٹنی نے جبل رکھ</p> | <p>۷۴ باختر میں کچھ لوگ باختر و کسار آیا حضور شاہ وہ حیدر گلاب کار بولا قبول نذر علم ہوئے میں تار شہرے کو اہلیت سے کہے سر پر تار</p> |
| <p>آتی ہر کیا ہوا سے اہل اس نشان سے جسے اسے اٹھایا وہ اٹھا جان سے</p> | <p>بخشا علم حسین نے چھ شہنہ کام کو افسوس ہو کہ نذر دی کچھ امام کو</p> | <p>اس رتہ دینے کی نہ برادر کو نذر دو عباس جا کے زینب حضرت کو نذر دو</p> |
| <p>۷۷ آئی صلب بافت غیبی برنا گمان اور ایت سیاہ شہنشاہ و در جہان آدم میں سیاہ گمان اور نوا گمان دنیا سے اب تو ایسا گلاب لالہ سے آسمان</p> | <p>۷۶ اتقوت آئی حیدر و صفدر کی پھیلا بیبا یہ باب ہو تری دانست پر قلا جسد کا خوف تھا بچھو وہ دن کج کا شاہدینوں کو ہاری اہل دار یا</p> | <p>۷۵ عیاش ناموس کے کما اور شہر مہم بین دے کے زینب علی محمد سقائی حرم زینب کو اب علی کے عیاشی سے نہ مہم بار و ذرا کہ جسے ہم اندر کی</p> |
| <p>یہ جہان میں آج ہر دیدار آخری یہ فوج آخری ہر عمل دار آخری</p> | <p>خواہش نہیں ہر ذر کی شہنہ کام کو سر نذر دو حسین علیہ السلام کو</p> | <p>تہ بلا فزون ہوئی خادمہ کی نشان بھی سقائی حرم بھی ملی اور نشان بھی</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۵۳ اسم تمیز زوجہ عباس ان کر مکہ حکیم کو آٹھوں سے لونی پریم تر سدر تفضالت جناب حسین پر بھائی کا اپنے کردار نہ زیادہ</p> | <p>۵۴ لو اولاد اگر کسی بہو معاف ہو جو بار آگیا بھون میں نکلے کھینچا گیا</p> | <p>۵۵ اس گھلو ستاہ منزل بہا شرف کتنی غمی و پریشانی وہ باتیں کیا یوں ہیں کہ کتنے کیا سراج میری قسمت سے دل سخت آیا</p> |
| <p>روین کو بھی خلل نہ پھر اوز و الجلال دنیا ہوا ورفا ظہر زہر اکالال</p> | <p>بوشاک گنہ لاو جلا ہوں اڑالی کو بھینا گنہ نہا و تمھیں اپنے بھائی کو</p> | <p>مہر جاؤنگی نہ قتل کے میدان کی راہ لو اتنگ مجھے نہا ہا کراب بھی نہاہ لو</p> |
| <p>۵۶ باب و پھر غریب کی سن لیا کھینچی رہے بول کی اس کے کھل سیلانہ سے نہ گناہ کے کھل تیر کی بلانے گائے اور خدا</p> | <p>۵۷ زینب تو ڈر کر قدم نہ پھر پیری اور پو کے پو اس یوں کر اچھی پر کیا مین اس کے زبان ہو گئی کیا بھائی اب کہ نہ زینب کی وارثی</p> | <p>۵۸ رضی پر آپ کی جان شاد و نیک لائی وہی عمل میں کہانے مجھے گر بہن جھوٹ کہتی ہوں اور حکم ہو قسمت تو بیٹ بھائی نہ نہیں</p> |
| <p>۱۰ اللہ تیرے پیارے کلہا را حسین ہے ہم سارے بیکسوں کا سہارا حسین ہے</p> | <p>۱۱ مان ہن میرے سر پر نہ سیلہ ہر باب کا بھلا نقطہ ہن کو بھر دسا ہر آپ کا</p> | <p>خواہر کو اپنی حرف جانی سناتے ہو اگر بھائی جان بوجھ کے جگہ لگاتے ہو</p> |
| <p>۱۲ خارج سے اپنی گئے تیرے باہر قسمت میں جو کھا ہو ہی ہو کھا و حرمین کیلئے تیرے سوا اٹھا عش کا کین نعلین جا کر رکھی عیاش سے زین</p> | <p>۱۳ بہن تھی جب میں باب کو اڑنا ہو بلا تیرے ہنہ سے بیٹے تھے حرمین کیوں روئی تیرے ہنہ سے بیٹے حرمین نہ نہ تیرے ہنہ سے بیٹے حرمین</p> | <p>۱۴ یوں کہ گھولیں ہر گنگ نام بیکر کہ دست ہو پر آپ کا کلام پکاروں کہ غنہ کہیں ہوں شکام رن میں بھارتی ہر فضا لیکر نام</p> |
| <p>شہ لو کیا یہ اعرصے عجز ار کرتے ہو کیوں تم سار بھائی کو ہر بار کرتے ہو</p> | <p>دلو سنبھالو ورنہ گھلا دیگا تمھیں بیک ہمارا دم ہر نہا میں گم تمھیں</p> | <p>تم سبکی ہو جھٹائی گوارہ جواب مجھ بندہ ہوں جسکا منہ کیا ہر طلب مجھ</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۳۵ جلا کا لب و لبت سے وہ شکستہ غازی کے باطن میں تب دریا اور برب ورینہ پیمبر و خلیفہ بن سے فرا</p> | <p>۱۳۶ اگر نہ رکھا زانوہ فرق نشہ غش سے ہوا فاقدہ حضرت کو قرا عجرا ام دین کو عجلد اسے کیا نیشہ خدایا کی طرح جبارن کو باوفا</p> | <p>۱۳۷ چونکہ شکستہ شکستہ مجاہد کا لب عباس سے یہ لولا وہ بادیدہ لبت جلا لبت کہ ہو گیا احسان رسول پر ایسا نو کہ روح سکتی کر کے سفر</p> |
|---|---|--|

اک ایک قطرہ بیاسون کو تم ہو بلاؤ گے جبکایا نیزہ شیر نے لٹکے کہ وہ بیان میں
حق سے نواب روزہ کشانی کا باؤ گے اک برق تند کو ند گئی آسمان میں
فوج عدو تو مجھ کو نصرت میں ملتی ہے
حضرت کے لب میں خشک مجھ تر مہ آتی ہے

| | | |
|--|--|---|
| <p>۱۳۸ ولاد وان خشک سے دلنید تضا تو جبکو تو حق نے فائزہ کے معنی کیا لیکن میں نواب میں جانشین ہی را ان جھوٹے چھوٹے بچوں نے مجھ کو کیا</p> | <p>۱۳۹ پران کی طرح شام کے ابدل سے بت تب تیغ کو کمال کے وہ دلبر امیر اصحاب جملہ در ہوا نگام دار و گیر یام قضا میں فوج قسم کو کیا امیر</p> | <p>۱۴۰ عباس نے وہ شکستہ کی انہوش اور لبے پانی لانا ہوا لبت کیم مسکار و کھر یہ تو جلا دھر کو وہ غازی جلا آدم کی عرض سبب احمدیہ رسول سے آن کر</p> |
|--|--|---|

مشکلات خلق نہ تا خیر کیجیے کیا کاٹ تھا کہ تیغ سے تر تاکر کے
ران کی رضا سکتی ہے کے سنے کو دیکھیے جو ہر تھے جتنے تیغ میں آتے ہی ہر گے
راہ خدا میں خشک گلا اپنا دیکھتے ہم
احسان اپنے سر پر کسی کا نہ دیکھتے ہم

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۴۱ یہ کہ ایک تو خشک پھر ہی باد پھر ہم راہی ہوا کھل کے سو کے قیام حرم دیہات تشنہ لب کا ٹکٹا ہوا قلم دیہات تیغ ظلم سے باز وہ بوسے</p> | <p>۱۴۲ ایسا ازادہ بازو سے فرزند تضا سکان عرش حق جی لگے کرے داہ وا زیب سے شاہ گئے تھے کیوں تیغ جو وہ ہر کی بیاس میں عباس با را</p> | <p>۱۴۳ پیشے شوق پجانتے مظلوم کا جگر رو کر کہا کہ جاؤ سدھارو کٹاؤ سہ اس وقت ہر دلی ہے اللہ کو خیر کتنے تو یہ کہ مانتے مظلوم نے مگر</p> |
|---|---|---|

اک درد اٹھا کیجے میں آدم امام کے شیر خدا کے شیر کی جرات کو دیکھنا
غش ہو گئے حسین کراہی تھام کے ام البنین کے دو دھم کی طاقت کو دیکھنا
جیدر تو رو کے فوج ستم شاد ہو گئی
محنت علی کے فعل کی برباد ہو گئی

| | | |
|--|---|---|
| <p>۵۳۵ شک سگینہ بجی گا تیر آن کر پائی بالو کی طرح سے زمین پر گرزدن کو دھینے لگے عباس بن سنتے تھے ہاسے سگینہ پتیر</p> | <p>۵۳۴ شہنشاہا بنام محمد بن اسکو بنیم ابو کو ساقیہ کے طے لکے کوئے کلم میں کہ وہ پوچھنے تھے خٹک کو وہ چوڑو چوڑو کجین کے تھین لفظ</p> | <p>۵۳۳ عباس نے بیوض کی اور سوزین جب قتل کیے گا تھین ہاسے تھون جلی پوئی زمین سے بگور و کینین جالیسین ہا ہوستم اوشا و پوین</p> |
| <p>۵۳۶ اروی نے کو کھانہ مان کا کھڑا ہوا گھوڑے سے سببہ میں گلاب بن مرزا اس راکی نکلے خورشید سے بہنہ کیا بوجھا جو اسکا نام تو اس شخص کے کھانا</p> | <p>۵۳۵ کیا دیکھتے ہیں تانے میں سلطان کو اس اوش پوئی ہو لب نہ خاک پر پھیل کے ہاتھ شاہ کو کس اور خیمہ تو پولے کہ اور سگینہ کے سنتے کر لفظ</p> | <p>۵۳۴ شہنشاہ کا فادری الفت یا وری فہمت میں تیری خاک سی جانی کلمی یہ وقت واپسین ہو فہمت کر کوئی عباس نے کہا ہو ویت ہی مری</p> |
| <p>۵۳۷ اسکو نہ دیکھ بے ادبی کلم سے ہوتی ہو تا بورت جب کاشب کو اٹھا اسکی بوتی ہو</p> | <p>۵۳۵ مرنا تھا راہ کو فلک نے دکھا یا ہو یلسین پڑھنے کے لیے شہیر آیا ہو</p> | <p>۵۳۳ یاسے مجھے خیام میں لیکر نہ جایو بالی سگینہ کو نہ مرا منعم دکھا لیکو</p> |
| <p>۵۳۶ اسکے چاڑو تنک کی کایون نہ روکے یہ آر قبلا سے رخ و کایون نہ روکے یہ فانتے پر فاقہ اسے پو کایون نہ روکے یہ پاسی تیرین دن سے کجرا کایون نہ روکے یہ</p> | <p>۵۳۴ سرت سے کی حسین بن عباس نظر لو کارا انراق شہنشاہ بنی روبرو اسی لئے چلوئے گا لہے والکر تاشتم کے پاس کجرا شاہ و کجیرم</p> | <p>۵۳۳ روہ سے میری کویکا و عمر کی تبلا لی بی بن مجھ سے اسی اون پوین لفظ صطح اپنے بیون بہ آری تیری فرقا خفقت او تھین سگینہ بجی کجیرم</p> |
| <p>توقیر ہو جہان میں اس نور عین کی عباس کی کھتی ہو مینی حسین کی</p> | <p>شہنشاہ کے کما کہ چوڑے کیون ہوتی کی اے میر بجان وجہ تباہ و یہ بھالی کو</p> | <p>سنتے کہ وہ جگنو نور و سنے نہ دیکو اسقالی میں نے کی اے کیزی تو کجیرم</p> |

| | | |
|--|---|---|
| <p>۵۶۱ وہ سب سوئے کہ جو پورے گھر میں پر ساری بیچی اور وہ جس کے نام سے پہلے جو کوئی کہتا سوئے ہے تو خطیب</p> | <p>۵۶۲ ایسا کہ سے وہ ہاتھ کے سینے اٹھانے کیوں بلاتے ہیں آنکھوں کو کہنے لگا عباس نامدار کے تو زبان جا رہی ایسا ہی اسکو سنا غور تو رہا تو وہی</p> | <p>۵۶۳ یہ ایک ہی نسبت کو عباس نامدار اور فاطمہ نے ہاتھ کے سینے اٹھانے کہتی تھی کہ کاٹا اظہین کے سینے مرنے کی خبر سین کی فریاد اور آواز</p> |
| <p>۵۶۲ کہنا کہ ہم غریب خدارا ملول ہیں اور صاحبو سکینہ کے سقے کے بھول ہیں</p> | <p>۵۶۳ بالوں سے اپنے جھاڑو کی اسد مڑانی کو بھائی کا برس فاطمہ اب دیگی بھائی کو</p> | <p>۵۶۴ روتی ہوں اس لیے کہ یہ کیس ل تھا خرابے پر بہا و زرن بیوہ کا لال تھا</p> |
| <p>۵۶۳ اور اس کے کہ رات قابیہ دلنہیں تھا ناگاہ دست راست سے زکریا کا تھا دیکھا جو نہ سنے آتی ہیں جو ہیں بھیک ہیں سو نہ موم و قواد اسبیا</p> | <p>۵۶۴ یہ سیکے غم نظر کے گھبراہٹ میں اور آئی پاس اس کے جوتہ اور جوتہ تیب باؤن کو ہمیشہ کے قتلے باوقار کہنے لگا حضور میں تو ہاؤن ہم سار</p> | <p>۵۶۵ یہ سیکے غم نظر کے گھبراہٹ میں فاسوس اور جو کھڑکھڑات نہیں ذرا عباس نامدار سے کہ تو یہ اتنا تھک رہا ہے وہ عرض سکینہ کا وہ سارا</p> |
| <p>۵۶۴ جو زمین ہیں سر پر ہنر کا سب پہ طاری ہے اور جو رولوں کے دوش پہ کالی عماری ہے</p> | <p>۵۶۵ آکھیں لو تو گا پائے مقدس ٹھہرائے اب پانہتی سے میرے سر ہالے بہ آئے</p> | <p>۵۶۶ اس اپنے خانہ زاد کو دولت بہرہ کیجے اس مرثیہ پر دستخط خاص اپنے کیجے</p> |
| <p>۵۶۵ آتی تو اس عاری سے ہم دم بھی اور وہ کس طرف مر عباس کی ہوتی بازو کے ہیں اپنے جو شہ پہ پہنکا انکی بلاتے ہیں اپنے چلے یہ فاطمہ</p> | <p>۵۶۶ تو ہر لے لی بلاتے ہیں وہ عباس سے کہا صدقے میں تیری مرثیہ دانی پر وہ جا احسان کرنے فاطمہ پر جو ہر ایک کہو کہ نہ تیرے پانہتی سے پہنچا تو</p> | <p>۵۶۷ کیا وہ نہ عباس نامدار کا شہر ہے رقت میں وہ جو عورتیں زکریا کے ہیں وہ نہ ہر وہ وہ روضہ کجیل باغ ارم ہے گردن بھی اسی روضہ کی ہے جو ہم ہے</p> |
| <p>۵۶۶ کیونکر مجھے عزیز نہ وہ دلنگار ہو جو اس طرح حسین پر میرے شمار ہو</p> | <p>۵۶۷ کون وہ مکان میں مرتبے تیرے ہے ہوا تیرے سر ہانے پر ہیں مجھ کھڑے ہوئے</p> | <p>۵۶۸ ہر چشم ملک بسکہ وہ بان فرش زمین ہے ہر سے کی جگہ واسطے زائز کے نہیں ہے</p> |